

راہِ مولا کے اسیر

(وہ لوگ جو مذہب کے نام پر جبری نظاموں کے پابند بنائے جاتے ہیں)

ارشادِ عرشِ ملک

گو بظاہر پہلواں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

پر مریضِ نیم جاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

دیں کے ٹھیکدار بن بیٹھے ہیں پنڈت مولوی

اور مثل چاکراں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

مذہبی دُنیا پہ قابض، کچھ اجارہ دار ہیں

مثل بشر ناتواں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

نام پر مذہب کے یہ مسلے گئے پاؤں تلے

آپ ہی اپنا زیاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

بایکٹ، اخراج کی، سر پر لٹکتی تیغ ہے

اپنے گھر میں بے اماں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

رہبروں نے حق گویائی بھی گروی رکھ لیا

ہائے کتنے بے زباں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

نام پر مذہب کے چٹھائے گئے برسوں تلک

اب شکستہ کرچیاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

کچلے مسلے جارہے ہیں، اک نظامِ جبر میں

مِثلِ رقصِ بسملاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

مختلف طبقات میں تقسیم ہے یہ کارواں

اک انوکھی داستاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

یرغمالی بن گئے ہیں اک نظامِ جبر کے

گو بظاہر شادماں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

اس قدر جکڑے ہوئے ہیں کہ نہیں سکتے سوال

اک صدی سے بے زباں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

بد نصیبی ہے کہ مذہب بن گیا اک مافیا

روز و شب لرزہ کنناں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

آگیا ہے گو اسیروں کے لئے اک رُستگار

اُس سے لیکن بدگماں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

کر رہا ہے چاک وہ سب پیشواؤں کے فریب

اس کو دیتے گا لیاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

تھی بشارت جس مسیحی نفس کی وہ آگیا

اس سے بھی ناشادماں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

آہی جائیں گی بہاریں اس چمن میں ایک دن
گوا بھی وقفِ خزاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر
اہمیت کے خواب آنکھوں میں سجا کر آئے تھے
اور حرفِ رائیگاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر
جگ میں سطوت کا نشان بنا تھا گرچہ بخت میں
ہائے عبرت کا نشان ہیں، راہِ مولا کے اسیر
تھاگماں عرشی کو، رب کے عشق میں سیراب ہیں
پر ہجومِ تشنگاں ہیں، راہِ مولا کے اسیر

تازہ کلام

15 جنوری 2020
